(لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ)

شہادت نامہ منظوم

مع

مشاہیر کوٹ (نمبر ۲)

مصنفہ ملک محمد حفاظت علیخاں گکھر۔ متخلص بہ صبا جبیں
محمد رافت علیخاں صاحب گکھر مرحوم ساکن کوٹ ضلع فتح پور
(یوپی)

مرتبہ

محمد ریاست علیخاں گکھر نظامی کوٹی بانی لائبریری جمعیت
جمعیت نوجوانان اسلام تعلقہ کوٹ
کوٹ ضلع فتحپور (متحدہ)

(باہتمام)
مولنا سید معز حسین صاحب پروپرائٹر علوی پریس
طبع ہو کر
محمد اصالت علیخاں خلف نظامی کوٹی نے کو مشہر شاہجہان آباد
بھوپال سے طبع کرا کر شائع کیا

جملہ حقوق محفوظ بار اول ایکہزار قیمت ۳ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول ذکر شہدائے گکھران

(۱) حضرت کاٹے شہید بابا رحمتہ اللہ علیہ

میدانِ امباڈالی میں گھوڑوں کو روک کر — بولے ٹانک کہ پیٹھ دکھانا نہ پھیر کر
بھالے بھی انکے پاس تھے تیر و کماں بھی تھے — کاٹے جو انہیں تھے وہ بڑھے لیکے پھر تبر
دکھلا کے ایڑ گھوڑے کو دشمن میں جا گھسے — حملہ کیا پہنچتے ہی راجہ بہار پر
راجہ بہار سونت کے تلوار کو بڑھا — مارا تبر تو اڑ گیا پھر اُس لعین کا سر
کاٹے اکیلے گھر گئے دشمن کے بیچ میں — چاروں طرف سے وار ہوئے انکے فرق پر
کوشش بہت کی ٹانک نے لشکر کو روک لیں — لیکن یہ سہل کب تھا کہ ہو جائے جنگ سر
جاں باز و جاں نثار تھے راجہ کے ساتھ سب — بے باک ہو کے خوب لڑی انکی قوم بہر
کاٹے نے سیکڑوں ہی کو فی النار کر دیا — گو زخم خندہ زن تھے بہت انکے جسم پر
اُن موذیوں نے لیا انسے پھر انتقام — گھوڑا بھی انکا ہو گیا انکے لہو سے تر
گھوڑا سمیت لائے پھر انکو نکال کر — گو جاں بلب تھے پھر بھی تھا کلمہ زبان پر
اک لحظہ بعد کے ادا ہوئے راہی عدم — زیرِ لحد لٹایا اوسی وقت خاک پر

تھا ہوول نامی ایک نالہ کا نام ہے بعض کوئی ایک جنگل کا نام ہے مگر صحیح یہی ہے کہ ایک
گاؤں کا نام ہے جہاں جنگ ہوئی ہر سال جب برف پڑتی ہے تو جیالے جنگی گھیرا ڈالکر
بالکل بے بس ہوتے تھے قتل ہزارہ دشمنوں نے ۲۹ ستمبر ۱۹۳۱ء میں کو پیچھے پیچھے چلکر ناجائز قبضہ کر
قوم کو گھیرے اور جنگ چھڑ گئے پھر وہ اٹھنے گو کہ انکی تعداد اس وقت میں سو جوانوں سے زیادہ
نہ تھی (ریاست)

(۳) شہید قوم وملت والی خان رحمۃ اللہ علیہ

اے شہید قوم وملت ای خدا کے عہد کے ۔۔۔ تجھے جنت کی جیسا ہے اُن پہ جو کرتے ہیں وفا
جوش مذہب قوم کا درد اور غیرت تیرے جذبے ۔۔۔ تجھے ہزاروں جنتیں تجھ کو نقطہ اک جان تھا

تھے یہ والی خان شاہد شاہ دہلی کے بہت ۔۔۔ جب وہ جلسہ فوج میں تھے تھی بھلائی بار بار
جب گئے ہو کر تھے یہ شہادت کو ہمیں ۔۔۔ جسکے لئے دشمن آگیا پھر سامنے بن کر فرشتہ وار
نعرہ اللہ اکبر سے بلند تھی جو اپنے بل ۔۔۔ شہید گئی گولی تو یہ گھوڑے پہ تھے اپنے سوار
انکو جلدی تھا یہی کہ گھوڑے کو موڑ فوج ۔۔۔ کیمپ میں لیکر گئے انکو پھر گئے سب یار غار
ہو گئے پھر جان بحق تسلیم کر لی ہے یہ ۔۔۔ جامع مسجد کی تربت میں بنا انکا مزار
انکے بانا تھے ہمارے اسلئے لکھتے ہیں ہم ۔۔۔ خون ہے انکا یہ گول ہیں عزم ہے مردانہ وار
یہ شہادت نامہ صاحب نے لکھا ہے اسلئے ۔۔۔ جتنے شہید اعزا ہیں سنیں وہ بار بار

نمبر ۳ والی خان بن رحیم خان جو قبیلہ تھوکر سے تھے اور چار بھائی تھے دادو خان خدا داد خان
ارباز خان تھے انکی اور خداداد خان نے تصدیق کی ہیں ملاحظہ فرمائیے سلسلہ مشاہیر تاریخ گورشم
باب انساب

(۴) قبا میتا میاں شہید قوم وملت رحمۃ اللہ علیہ

انہیں جو قبیلہ سے تھے میتا میاں بھی ۔۔۔ بہادر بھی ہیں کڑیل بھی اور نوجوان بھی
جو جنگ ہوئی تو گئے بھاگ کر سب ۔۔۔ اگر جانتے ہیں تو دیتے ہیں اماں بھی

نہ بھاگے کہیں یہ رہے اپنے گھر میں — نہ تھا خوف آتا جو شیر زیاں بھی
نہ بھاگوں گا ہرگز۔ بنوں گا مقابل — کرونگا نچھاور میں مذہب پہ جاں بھی
شجاعت تھی ایسی کہ تنہا رہے وہ — ارادہ تھا پکا۔ تھی سچی زباں بھی
تلنگوں کو گھستے ہی گولی سے مارا — کئے فیر جب تو گونجا مکاں بھی
چلیں گولیاں اُنپہ چاروں طرف سے — ہوئی انکی پرواز روحِ رواں بھی
شہادت کا رتبہ ملا اُن کو صاحب — ملے حور غلماں و قصرِ جناں بھی

ے خاندان جو تھا میں کئی شاخیں ہو گئیں ہیں۔ (ریاست)

(۵) شہیدان قوم گکھر در اٹاوہ

اٹاوہ میں گنج شہیدان گکھر کا — حقیقت میں ابتک نشاں ہے غدر کا
تھے اہلیان وہ تو ہانبی داد بھی تھے — دیا آلا تھے جنکو نہ تھا دھیان گھر کا
جو تیر تخر سے بھاگے اٹاوے میں آئے — نہ پروا تھی شب کی نہ دوپہر کا سحر کا
کہا ایک نے کوٹ کیوں جا رہے ہو — عبث ہے خیال اب تو دیوار و در کا
ہے ذلت کہ چھپکر کے ہم بھاگ جائیں — ہے بے سود رکھنا بھی اب سیم و زر کا
کریں سودا دل کھول کر آخرت کا — کہ اُٹھتا نہیں جسم سے بوجھ سر کا
پھر آخر کیا نوشِ جامِ شہادت — کہ ڈر تھا خداوند جن و بشر کا
خدا کیلئے سب نے قربانیاں کیں — تھا صاحب عجب وقت انکے سفر کا

بعض مسمی بکان کو بھی انہیں میں شامل کرتے ہیں۔

(۶) ہینگا خان شہید

شہیدوں میں کیا ہینگا کو بھی تقدیر نے شامل — تھا دائیں ران پہ انکے نمایاں اک بڑا سا تل
ضلع باندہ میں ہے موجود اک گور دوارا بھی — ہے بستی کورٹ کی اس وقت تک قائم لب ساحل

وہاں ٹھاکر بڑے ہی سرکش و سفاک رہتے تھے
یہاں تھی مومنوں میں گکھڑ کی اک بڑی محفل

گئے ہنگا شکار و سیر کی خاطر جو جنگل میں
چلانے میں تھے یہ بندوق کی ہشیار اور کامل

ہوئی جب مڈبھیڑ اک ٹھاکر سے اور ان سے
انہوں نے وار پہلے ہی کیا اسپر کہ تھے غافل

جو دیکھا یہ تو ساری قوم ٹھاکر انپہ چڑھ آئی
شجاعت سے انہوں نے کر لیا مضبوط اپنا دل

جو نالہ تھا سبھی اوسمیں ہوئے گوشہ نشیں جا کر
وہیں سے سیکڑوں کو کر دیا مجروح اور بسمل

نہ تھی طاقت کسی میں سامنے انکے جو آ سکتا
مگر ہاں اک لعین پیچھے سے ہو آیا اگرچہ تھا بزدل

ملا موقع تو اُس بدخو نے انکو قتل کر ڈالا
یہی نامرد نا ہنجار انکا ہو گیا قاتل

کہا جاتا ہے سر اونکا کیا غائب شریروں نے
مگر اُسنے نشاں ظاہر کیا جو ران میں تھا تل

نہیں مطلب کسی کی کچھ برائی ہو مگر صاحب
جو سچا واقعہ تھا اوسکے لکھنے میں ہو عامل

(۷) منشی غیاث الدین خانصاحب شہید پھاپھامئو

حزن و ملال و رنج کو کیسے کروں بیاں
ماموں غیاث مورث اعلےٰ کے تھے نشاں

بچپن سے اونسے دوستی اچھی بہت ہی تھی
ہر وقت ساتھ رہتے تھے جاتا تھا وہ جہاں

راجہ کی تھی کچھ اپنے چچا سے مخالفت
جسمیں خلاف ہونے کا اُنکے تھا کچھ گماں

اپنے ہی ساتھ لے گیا پھاپھامئو میں وہ
نوکر تھا ساتھ میں کوئی اُنکے نہ پاسباں

راجہ نے تنہا پا کے اُنہیں قتل کر دیا
صدمہ عظیم یہ ہے کہ ماموں تھے نوجواں

کرکرا۔ الہ آباد میں صاحب دفن ہیں
ان کا شمار بھی ہے شہیدوں میں بےگماں

نمبر۱- منشی غیاث الدین خانصاحب مرحوم ٹھوک پیارے کے خاندان سرفراز علیخاں سے تھے شہید قوم
ت والی خاں صاحب چچ تھیلہ کے نواسے اور ہمارے حقیقی ماموں تھے ملاحظہ فرمائیے آئینہ اقوام الاسلام
سلسلہ مشاہیر مع تاریخ کورث اعلیٰ کے نذر آن تھے۔ اسکی تشریح ملاحظہ فرمائیے کتاب بند
باب دوم ذکر انساب میں۔ (محرر ریاست علیخاں گکھڑ نظامی)

باب دوم انساب

منشی ممتاز علی خان (ٹھوک پیارے کپن خاندان سرفراز علیخان) کی نسل کا شجرہ

تین فرزند تھے ممتاز کے جنہیں حشمت — تھے یہی سب سے بڑے اور تھے اہل ثروت

رہ گئی قبر فقط مٹ گئے پھر نام و نشاں — کوئی کہتا بھی نہیں کون تھے کیسے حشمت

سنجھلے لڑکے کو کہاتے تھے سب ہی شوکت — باپ کیطرح سے حاصل ہوئی جنکو عزت

چار فرزند تھے اور ایک تھی اون کی دختر — تھے غیاث ان میں بڑے نام شجاعت

لڑکیاں تین تھیں اور ایک ہے فرزند انکا — عزت مسلم ہے مگر نام ہے اُس کا صولت

مورث اعلےٰ کا کوئی بھی اگر ہے وارث — وہی سردار ہی ہے مسلم کو ہی زیب زینت

رکن دین ہے کہتے ہیں جنکو ہے بہ ہما حسن خلق — وہ چھوٹے محنت سے ہیں لیکن ہیں بہت خوش قسمت

دادا کے نام پہ ممتاز ہوئے جلوہ فگن — دونوں بھائی ہیں ابی آجنکی ہے باقی غفلت

تین پشتوں سے وکالت ہی ہے انکا پیشہ — جمع کسطرح نہ کی ہوگی انہوں نے دولت

شان گگھر کا نمونہ ایسی اک فرد میں ہے — جو کہ کہتے ہیں جنہیں نام ہے حسن کا عزت

قوت بازوی شوکت تھی مگر شیر افگن — منجھلے روکے کا رکھا نام بھی سب نے رفعت

چار فرزند ہیں اور ایک ہے انکے دختر — بڑھ گئی پانچ گنی گھر کے پھر آگئی زینت

خلف اکبر تھے ریاست تو خلافت میں بھی تھے — سالہا سال سے کرتے رہے قومی خدمت

وہ وراثت تھے کہ ہجرت پہ کمر بستہ تھے — یہ حفاظت ہے کہ جس نے نہیں ہاری ہمت

چاروں بھائی تھے خلافت کے اوپر ہی شیدا — ہاں نفاست سے یہی کی قوم کی پوری خدمت

صاحب اس میں نہیں اجارہ کچھ بھی اپنا — جسکو چاہا اوسے اللہ نے بخشی عزت

حشمت علیخان — شوکت علیخان — غیاث الدین خان — صولت علیخان — رکن الدین علی — ممتاز الدین علی — عزت الدین خان — محمد شیر افگن علی خان — رفعت علیخان — ریاست علیخان نظامی — زینت علی — حفاظت علیخان — نفاست علیخان ۱۲

ع ا سلسلہ بالا کیلئے ملاحظہ فرمائیے جنگ نامہ ملک بھیل مع مشاہیر گوٹ جلد اول صفحہ (۴۰) و آئینہ اقوام الاسلام (۱۲) نمبر ۲۔ مورث اعلیٰ میر یا کنگ ستمبر تھے ابو الحسن گلاتی [illegible]

ہے چونکہ محمد صولت علیخاں مسلم مورث اعلیٰ ملک بہبل صاحب کے صحیح جانشین ہیں ملاحظہ فرمایئے روایات مقامی سابقہ "بڑا گھرانہ" و تحریرات طبقات اکبری و آئین اکبری اکبرنامہ وغیرہ ریذکر ولایت گکھراں وغیرہ۔ نمبر ۳۔ شان گکھر۔ شجاعت و سخاوت میں اپنے روزگار سے ممتاز تھی۔ ملاحظہ فرمایئے تواریخ بالا۔ (ریاست)

باب سوم مشاہیر

(۱) محمد راحت علیخاں صاحب سردار قوم کی جوانمردی

دعوت خاص میں گئے راجہ بندیلے کے یہاں — لڑکی کا اُن کے تھا گون کیونکہ ہونی تھی جواب
قوم گکھڑ متفق تھی رہنما راحت علی — رعنا و خوبرو تھے یہ، وقت کے اپنے نواب
دیکھ کر راجپوتوں نے، سرمہ ہو آنکھوں میں لگا — سب نے یہ ہنس کے کہدیا، کیسی ہیں آپ ہی جواب
سرمہ لگانا رسم ہے، جاتے ہیں جب سسرے کے گھر — پھبتی سی جو ادیدیا تاب تھی اُن میں پھر کہاں
بگڑے جو راجپوت سب انکو بھی جوش آگیا — راحت نے کی نوا، انکا تھا جو کہ میزباں
بولے کہ "تم ہو خوبرو، آئیں نہیں تھا حرج کچھ — ہوتے جو راجپوت تم، تم سے ہی ہارتا زباں"
کہنے لگا یہ پٹھان دیکھو ہی اگر ہمت ہے کچھ — آئیں یہ ایک ایک ہی، جا ہو یہ ساتھ سب جواں
قوم سے گر ہیں راجپوت مادر کے ہو اگر جنا — آئیں کریں مقابلہ، مجھکو نہیں ہے خوف جاں
راجہ نے داد دی انہیں انکی بہادری کی پھر — ہوتے تھے ایسے سورما، یہ بہادر و جواں
صاحب انہیں کے نسل سے، تم ہو تو پھر کہاں کا ڈر — خون وہی رگوں میں ہے، اور خدا ہی پاسباں

(یہ بیان رے گین سے تھے ملاحظہ فرمایئے آئینہ اقوام الاسلام و جنگنامہ حصہ اول۔

(۲) منشی فقیر محمد خانصاحب مرحوم سردار جو تھا

فقیر نام تھا لڑکے گکھر امیر کے تھے — اسی سبب وہ، دلدادہ اک فقیر کے تھے
حسین تھے ایسے کہ ملتی نہیں مثال انکی — وہ اپنی قوم میں مانند اک نظیر کے تھے

پیام رانی کا آیا کہ عقد میں لے لو | مگر وہ قوم سے طالب ہر اک مشیر کے تھے
خیال تھا کہیں گکھڑ کی نسل ہو نہ خراب | وہ مستِ ذوق فقط اپنے اس ضمیر کے تھے
غرض نہ تھی کیا انہیں جو جاتے وہ کس لیے آخر | وہ اپنے گھر ہی میں مالک زرِ کثیر کے تھے
یہی فقیر محمد تھے حسن میں یکتا | یہی بزرگ بزرگوں میں مثل پیر کے تھے

نمبر ۱- آپکے حالات آئینہ اقوام الاسلام جلد اول (۱۲۰ر) و سلسلہ مشاہیر مع تاریخ کوٹ میں ملاحظہ فرمایئے آپکا فوٹو اکبر حکام ان ضلع نے لیکر انگلستان روانہ کیا۔

نمبر ۲- بابا برہمچاری نے دعا دی تھی اور فقیر بخش نام رکھا تھا لیکن حضرت مولنا غلام محمد خان صاحب رح نے فقیر محمد خاں نام تبدیل کر دیا۔ آپ اپنے عہد میں بہت حسین تھے۔ نمبر ۳- ایک مسلمان رانی نے اپنا سفیر آپکے فوٹو کو دیکھ کر بھیجا تھا تاکہ اُن کو بلوا کر اُنکے عقد ہونے کا فخر حاصل کرے لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ (محمد ریاست علیخان گکھڑ نظامی کوٹی)

(۴) حلیمہ بی بی اور حلیمہ مسجد

حلیمہ بی بی تھیں ممتاز قوم میں سب سے | دعائے مغفرت انکے لیے کرو رب سے
یہاں تھے غازی جو آئے نہیں وطن واپس | تو نعمتوں کو لگایا نہ پھر کبھی لب سے
لباس سے بھی بہت سادگی جھلکتی تھی | اگر تھا ذوق انہیں تو عبادتِ شب سے
ملی جو باپ کی دولت تو پھر یہ جی چاہا | بنائیں مسجد پختہ کریں دعا رب سے
جو بیچ گاؤں میں مسجد ہے وہ انہیں کی ہے | نمازی پڑھتے گئے اسمیں دن میں شب سے
ہوئی ہے اسمیں جو ترمیم تو فقط اتنی | کہ جہت بدل کے بنایا اُسے نئے ڈھب سے
سُنا ہے پڑھتے ہوئے جب سے سب نے ختم کو صفا | ہر ایک کرتا ہے تعریف نظم کی تب سے

(۴) حضرت مولٰنا مولوی حافظ محمد حسن خانصاحب رحمۃ

تھے عالم و حافظ محمد حسن — بنا عہد میں انکے کوٹ اک چمن
ملازم تھے سیالکوٹ و لاہور میں — جوانی میں آتے رہے وہ وطن
تھی مدِ نظر اونکو اصلاحِ قوم — بنائی اُنہوں نے پھر اک انجمن
رہے کوٹ میں وہ بوقتِ اخیر — اُنھیں کے سبب بن گیا یہ ختن
صدارت پہ فائز رہے وہ مدام — اُنہیں کے ہی دم تک رہی انجمن
تھے اختر و نجم میں نامے اگر — تو جمنا بھی بہتی تھی سوئے دکن
وہ منا میاں کے تھے لختِ جگر — بڑھاپے میں پہنا جنہوں نے کفن
ہیں فرزند دو اُن کے صاحب ابھی — مولٰنا محمود و حمید الحسن

صوفی و درویش فتح محمد خانصاحب معروف بہ مسکین شاہ وارثی

فتح خاں کا فقر و فاقہ اور وہ عہدِ شباب — ساری دُنیا ہیچ تھی بیکار تھا زر آخر آب
جب گئے دیوا مرید شاہ وارث بھی ہوئے — جو تھے اپنے وقت کے بیشک درخشاں آفتاب
میری پیدائش میں تھی احرام وہ باندھے ہوئے — اہلِ دُنیا سے کیا کرتے تھے اکثر اجتناب
باندھے میں تربت بنی آقائے مسکین کی ہے — زندگی کہتے ہیں جسکو وہ فقط ہے اک حباب
فیضِ وارث سے ہوئی اُنکی کرامت آشکار — ایک چشمہ پھوٹ نکلا جس سے اب بہتا ہے آب
خواب میں صاحب نظر آئے ہیں جب مسکین شاہ — زندگی میں اپنے میں پاتا ہوں پھر اک انقلاب

باب چہارم متفرق

(۱) اکلوتی دختر کی یاد

تو پارۂ دل روحِ رواں لختِ جگر ہے — اور نکہتِ گل، راحتِ جاں، نورِ نظر ہے
تو شہرِ خموشاں کی ہے جلتی ہوئی شمع — اور اُجڑے ہوئے باغ کا پاکیزہ ثمر ہے

حب نسل محمدؐ کی ہوئی آل سے روشن
کیا غم ہے اگر کوئی نہیں تیری سپر ہے

تو کیوں نہ چلے فاطمہؓ کے نقش قدم پر
جب مفتی اعظم کی دعا زود اثر ہے

تو ہی رہے قایم یہی لب پر اپنی دعا ہے
اللہ نگہبان محافظ ہے سپر ہے

کچھ عرصہ سے اپنی یہ فقیرانہ روش ہے
کچھ خواہش منصب ہے نہ کچھ جاہ و حشمت زر ہے

میں کیسے اٹھاؤنگا بھلا تیری جدائی
تو قوت دل، لذت جاں، رشک قمر ہے

صاحب نے بہت روز سے دیکھا نہیں تجھکو
رخصت کا تو کچھ حق نہیں پر عزم سفر ہے

(۲) دختر محمد ریاست علی خاں گکھر نظامی کی تاریخ پیدائش از رات علیمی گکھر نقشبندی

للہ الحمد نسیم سحری نے آکر
ہوکے خوش مجھکو فرح بخش صدا یہ فرمایا

بعد مدت کے بڑے بھائی کے گھر میں تیرے
دختر ماہ جبیں آج ہوئی ہے پیدا

جن و انس اور ملایک و بہشتی حوریں
دیکھکر صورت زیبا ہوئی شار و شیدا

ہے دعا راحت ناچیز کی ہر شام و پگاہ
رکھے محفوظ خدا وند ز گرداب بلا

سیرت عائشہؓ و ہمت خولہؓ یا رب
طاعت رابعہؒ و عفت مریمؑ ہو عطا

یا الہی کرم و لطف رہے اسپہ سدا
لخت دل ہے جو نظامی کی کنیز زہرا

۱۳۴۰ھ

باب پنجم
عرض حال

قربانی ایک ایسی چیز ہے جسپر قوموں کی زندگی اور عروج کا انحصار ہے دین و دنیا کا کوئی مقصد بھی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا جس قوم کے اندر یہ جذبہ یہ اسپرٹ و روح اور جرات کیسا تھ فدا کاری کا ثبوت دینے کی طاقت موجود نہو وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی اور نہ اوسکو زندہ رہنا چاہیے۔

دنیا کی تاریخ حیات پر نظر ڈالو قوموں کے عروج کا مطالعہ کرو شیدان جہاد میں

موت یقینی ہے تو پھر کیوں نہ ایسی موت تلاش کیجائے جو ہماری ذات قوم اور ابنائے نوع کے لئے عزت و آسودگی ہمیں سعادت اور صلاح و فلاح کا باعث ہو قرآن عظیم نے کہا ہے "وتبتل الیہ تبتیلا" سب سے کٹ کر خدا سے جڑ جا۔

وہ زندگی جسکی پشت پر مفید با اثر عظیم الشان اور کامیاب موت نہو کبھی کامیاب نہیں کہلا سکتی۔ اولیائے کرام نے ہمیشہ شہادت سے فتح پائی ہے انکی شہادت ہی انکی فتح ہے۔

خداوند تعالٰے نے پارہ دو سورہ بقر میں فرمایا ہے کہ اور جو لوگ کہ راہ خدا میں مارے جائیں اونکو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں "

(باقی آیندہ)

الٰہی تمام شہدا کے صدقہ میں ہمکو دین و دنیا میں کامیاب فرما وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ سیدنا و مولینا محمد و علےٰ آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نہایت ناشکری ہوگی اگر اس موقع پر ہم قبلہ حضرت سید واقف صاحب الہ آبادی مدظلہ کا شکریہ ادا نکریں جنکی توجہ عالیہ سے ان تاریخی نظموں کی اصلاح ہوئی اور ہوتی رہتی ہے

خادم ملک و ملت

محمد ریاست علیخاں گکھر نظامی کوٹی

خط وکتابت اور کتب ذیل طلب کرنیکا پتہ

آئینہ اقوام الاسلام نمبر ۱ مولفہ مجاہد شیر افگن خاں صاحب گکھر مرحوم قیمت ۱۲ر خصوصی
جنگنامہ ملک بابل مع مشاہیر گوت نمبر ۱ - دو آنہ د شہادت نامہ مع مشاہیر گوت نمبر ۲ دو آنہ
نگار زمانہ کارنامہ مع مشاہیر گوت نمبر ۳ دو آنہ زیر طبع ہیں منظوم سلسلہ مشاہیر مع تاریخ
نمبر ۴ و نمبر ۵ زیر ترتیب ہیں اگر آپ حضرات نے ان ہر حصہ بالا کی خریداری
فرماکر سعادت فرمائی کیونکہ بقیہ حصوں کی طباعت آپ حضرات کی خریداری و ہمت
پر موقوف ہے - تو ہمیں امید ہے کہ ان تاریخی نظموں کا سلسلہ سالہا سال تک
جاری رہیگا ورنہ آئندہ یہ سلسلہ آپ حضرات کی عدم توجہی و عدم مذاق
وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے موقوف کردیا جاویگا -

نقد قیمت ادا کنندگان سے سالانہ پیشگی عہ ر مع محصول ڈاک ہر حصہ بالا کی
قیمت یکجائی ۵ ر طلبا طالبات خواتین ناخواندہ حضرات سے سالانہ بارہ آنہ کو
و ہر حصہ ۳ ر جو حضرات اپنے اسم گرامی سے کسی نمبر کو طبع یا معنون کرانا چاہیں وہ
مطلع فرمائیں + ریسرچ آف گوت اینڈ اٹس سرراونڈنگس زیر ترتیب گلستان توہیر جاہ
بزبان ہندی مولفہ و مصنفہ ملک محمد حفاظت علیخاں صاحب -

المشتہر

محمد اصالت علیخاں گکھر خلف نظامی گوتی -

کوٹھہ شاہجہان آباد بھوپال